SARGODHA BOARD
GRADE 9
URDU
2019 GROUP 1

MCQ'S

(i) آیات کا واحد ہے۔ **(1)**

الف- آیات

ب- آیاتین

ج- آیت

د- آیتیں

درست جواب: الف- آیات

(ii) مرزاکی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔ **(1)**

الف- جودوسخا

ب- اخلاص

ج- مروت و لحاظ

د- صبر

درست جواب: ج- مروت و لحاظ

(iii) کسی شخص کے دل کو............ پڑا رہنا نہ چاہیے۔ **(1)**

الف- مصروف

ب- فکرمند

ج- بے کار

د- غمزدہ

درست جواب: ج- بے کار

(iv) سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟ **(1)**

الف- مدرسے

ب- بازار

ج- مسجد

د- اوپر

درست جواب: د- اوپر

(v) ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟ **(1)**

الف- نمک

ب- مرچیں

ج- ریٹھے

د- گرم مسالحہ

درست جواب: ج- ریٹھے

(vi) طالب علم کتنی دیر میں کمرے سے باہر نکل آتا؟ **(1)**

الف- ایک گھنٹے بعد

ب- آدھے گھنٹے بعد

ج- دو گھنٹے بعد

د- تین گھنٹے بعد

درست جواب: ب- آدھے گھنٹے بعد

(vii) دہشتگردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے۔ **(1)**

الف- الیکٹرانک میڈیا کا

ب- مسجد کا

ج- مدرسے کا

د- تمام کا

درست جواب: د- تمام کا

(viii) نظم" برسات کی بہاریں" کی شاعر کا نام ہے۔ **(1)**

الف- علامہ محمد اقبال

ب- امیر مینائی

ج- خواجہ الطاف حسین حالی

د- نظیر اکبر آبادی

درست جواب:د- نظیر اکبر آبادی

(ix) "خواجہ حیدر علی آتش" پیدا ہوئے۔ **(1)**

الف- 1764ء میں

ب- 1777ء میں

ج- 1800ء میں

د- 1864ء میں

درست جواب:الف- 1764ء میں

(x) اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے. **(1)**

الف- قافیہ

ب- ردیف

ج- مطلع

د- مقطع

درست جواب: د- مقطع

(xi مغل کی مونث ہے. **(1)**

الف- مغلن

ب- مغلانی

ج- مغلائن

د- مغلومہ

درست جواب: ب- مغلانی

(xii) ناگن کا مذکر ہے. **(1)**

الف- ناگین

ب- ناگ

ج- ناگو

د- ناگی

درست جواب: ب- ناگ

(xiii) ماسٹر جی کے بیٹھنے کے لئے کیا چیز منگوائی گئی. **(1)**

الف- سیڑھی

ب- کرسی

ج- بینچ

د- چارپائی

درست جواب: د- چارپائی

(xiv) لفظ اسائش کا مترادف ہے. **(1)**

الف- راحت

ب- عسرت

ج- مرح

د- الفت

درست جواب: الف- راحت

(xv) لفظ سجدہ کی جمع ہے۔ **(1)**

الف- سجدے

ب- سجود

ج- سجاد

د- اسجاد

درست جواب: ب- سجود

سوال نمبر 2 :۲- درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے 10

حصہ نظم

i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

نظم کا نام: حمد

شاعر کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی

تشریح:-

شاعر خواجہ الطاف حسین حالی اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ تیری ذات کے بارے میں جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر میں کیونکہ تیری ذات کے راز آج تک کوئی نہ بتا سکا.اے اللہ !محرم و نامحرم اور واقف و نا واقف میں کوئی فرق نہیں رہا کیونکہ جس پر تیری حقیقت کا راز کھولا ہے وہ بھی تیری حکمتوں سے ناآشنا ہے۔ اس کا اتنا علم نہیں جتنا جو تو جانتا ہے اللہ ۔اس لیے محرم و نامحرم دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالی کی ذات کے بارے میں ہمارا علم بہت محدود اور ناقص ہے

ii) جسے جس طرف آنکھ ، جلوہ ہے اس کا
جو یک سُو ہو دل ، تو وہی چارسو ہے

حوالہ متن

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-

شاعر امیرؔ مینائی عشق رسول میں سرشار دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خلوت اور جلوت میں ہر وقت آپؐ کی محبت میرے دل میں رہتی ہے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپؐ کو رحمت بنا کر اس کائنات میں بھیجا ہے۔ آپؐ دونوں جہانوں کے لئے رحمت ہیں ۔اس لئے ہمیں چاروں طرف آپؐ کی رحمت اور محبت نظر آتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ فرشتے اور خود اللہ تعالی کی ذات آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ایمان کا حاصل آپؐ کی ذات اور آپؐ کی سچی محبت ہے ۔اس کائنات کی تخلیق کا سبب حضرت محمدؐہیں ۔حضور اکرمؐ دونوں جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔امیرمینائی حضور اکرمؐ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں .اور راہ حق کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں .کہتے ہیں کہ میں جب تک زندہ رہوں بس شریعت محمدیؐ پر زندہ رہو آپ کی بتائی ہوئی دینی تعلیمات پر عمل کرتا رہوں ۔آپؐ کا جلوہ کائنات میں ہر جگہ موجود ہ ہے

iii) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی
!یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حاؔلی

نظم کا نام : حمد

تشریح:-

کالے کالے بادل برسنے کو تیار ہیں اور کالی کالی گھٹائیں چاروں طرف رقصاں ہیں یہ سب میرے مولا کے ہی عمدہ کام ہے .یہ اللہ تعالی کے سوا کوئی کر ہی نہیں سکتا اور جب اللہ تعالی بارش برساتا ہے تو ہر جگہ پانی سے بھر جاتی ہے پھر پانی کے اندر کی مخلوق اور باہر دونوں ہی لطف اندوز ہوتے ہیں

iv) ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ

حوالہ متن

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ اقبال

تشریح:-

اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ درخت سے الگ ہوجانے والی ٹہنی اپنا تعلق اس درخت سے ختم کر بیٹھتی ہے اور اب خود سوکھ جائے گی۔ اس شاخ پر ہمیشہ کے لئے خزاں کا موسم شکار ہوگا ۔اس شاخ یا ٹہنی پر کبھی بہار نہیں آتی ۔اس کا پتوں اور پھل سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ پھولوں اور پھل سے محروم رہتی ہے اوروہ کبھی تروتازہ اور سرسبزوشاداب نہیں ہوسکتی ۔دراصل اقبال ایک ٹہنی کی علامت کے ذریعے ہمیں اتحاد و یگانگت کا درس دیتے ہیں ۔ڈالی سے مراد فرد جبکہ درخت سے مراد قوم و ملت ہے اپنی ملت یا قوم سے علیحدہ ہونے والا آدمی ترقی نہیں کرسکتا۔ زوال اس کا مقدر بن جاتا ہے ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنی قوم و ملت سے اپنا رشتہ نہ توڑی یہ شعور ہم میں بیدار ہوگیا تو ہم اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں

حصہ غزل

میں جو بولا ،کہا کہ یہ آواز
اُسی خانہ خراب کی سی ہے

شاعر کا نام: میرتقی میؔر

تشریح:-

،اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ دنیا کی ساری رونق اور چہل جذبات کے ہی دم سے ہے۔ اگر خوشی ،غم محبت، نفرت، خوف جیسے جذبات اس دنیا میں نہ ہو تو دنیا کی رونق ماند پڑ جائے۔ شاعر یہاں اپنے محبوب کی بیگانگی کا ذکر کررہا ہے کہ وہ مجھ سے اتنا لاتعلق ہو چکا ہے کہ اسے میری آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ وہ میری آواز کی پہچان بھی بھول چکا ہے ۔میری آواز سن کر شک و یقین کے دوراہے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ شاعر کے لیے یہ بات پریشانی کا باعث ہے کہ محبوب اسے اس قدر بھول چکا ہے کہ اب آواز کی پہچان بھی ختم ہو چکی ہے

ii)

iii) دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالب

تشریح:-

غالب کا یہ سادہ سا شعر اپنے اندر مصنویت اور فکر انگیزی لیے ہوئے ہیں- قدرت نے غالب کو فکر اور احساس کا جو خزینہ عطا کیا تھا- اسے انہوں نے غزل کے عطر دان میں بند کرکے گنجینہ حض کا طلسم بنادیا- بلند خیال تازگ فکر تدرت بیان فطری شوخی ظرافت اور حسن بیاں غالب کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں- غالب اس شعر میں اپنے دل سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں کہ اے دل !تجھے کیا ہو گیا کہ محبوب کی لاپروائی اور ستم کے بعد بھی تو اس کی طرفداری کررہا ہے- اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے -مریض عشق بن رہا ہے- اگر تیرا یہی حال رہا تو پھر تجھ جیسے بیمارِ عشقؔ کا علاج میں کیسے کروں گا اس لئے میری گزارش ہے کہ محبوب کی طرف سے منہ پھیر لے ورنہ میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا

سوال نمبر3 :نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- 10

الف . مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے .وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا ،بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے- جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا .دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے- اور انکی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے-

حوالہ متن

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا نام : مرزا غالب کے عادات و خصائل

الفاظ معنی

وسیع بہت زیادہ

کشادہ پیشانی کھلے دل سے

اشتیاق شوق

باغ باغ ہونا خوش ہونا

تشریح:-

مرزا غالب بہت اعلی اخلاق کے مالک تھے- آپ ہر ایک کے ساتھ بہت کھلے دل سے ملتے تھے .جو کوئی بھی شخص ایک دفعہ ان سے ملتا تھا- اُسے ہمیشہ ملنے کا شوق رہتا تھا .مرزا دوستوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے .ان کی خوشی میں خوش ہوتے تھے .ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے .یہی وجہ تھی کہ نہ صرف دہلی میں بلکہ پورے ہندوستان میں ان کے بے شمار دوست احباب تھے- جو مختلف مذاہب اور قومیت سے تعلق رکھتے تھے .انھوں نے جو خطوط اپنے دوستوں کو لکھے ہیں .ان سے محبت وہمدردی اور اپنائیت ہوتی ہے .وہ اپنے دوستوں کےسچے ہمدرد اور خیر خواہ تھے .بہت محبت اور خلوص سے ملتے تھے .سب سے یہی خوبی اُن کی اُنکو بہت نمایاں کرتی تھی

ب- جس طرح بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں پر انسانی پیکروں کو نہایت خوبصورت اور شفاف لباس پہنا کر انہیں الماریوں کے اندر سجا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان حسین و جمیل مجسموں کو دیکھ کر دکانداروں کے اعلٰی ذوق اور ان کی شان و شوکت سے مرعوب ہو جائیں، اسی طرح آپ بھی اپنی امارات اور اپنی شخصیت کی نمائش کے لئے -میری ذات اور میرے فن کو استعمال کر رہے تھے

حوالہ متن:-

مصنف کا نام: مرزا ادیب

سبق کا نام: لہو اور قالین

پیکروں

مجسموں

مرعوب

امارات

تشریح :-

اس نثر پارے میں مصنف فرضی شخص کے ساتھ دوسرے فرضی شخص کی زیادتی کا ذکر کر رہا ہے کہ جس طرح بڑی بڑی دکانوں میں بڑے مجسموں کو عمدہ لباس پہنا کر دکانداروں کے اعلیٰ کارکردگی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اگر یہ لباس عمدہ ہے تواندر پڑا سامان کتنا عمدہ اور نایاب ہو گا اسی طرح فرضی شخص تجمل نے اختر کے فن کو اپنی شخصیت نمایاں کرنے کے لئے استعمال کیا- پہلے تجمل نے اختر کو اپنے

گھر پناہ دی اور پھر اس کے فن کو اپنی امیری اور شخصیت کی نمائش کیلئے بیچنا شروع کردیا اور نام اپنا استعمال کیا- اختر کی بنائی ہوئی تصاویر پر اختر کی بجائے اپنا نام تحریر کرتا

سوال نمبر 4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے

i)
خواجه صاحب اپنے شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے جو اکثر بے روزگاری سے سفر کا اراده کیا کرتے تھے؟

جواب:
خواجه صاحب اپنے شاگرد سے کہا کرتے تھے ''میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کا غنیمت سمجھ لو جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کرو''

ii) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب:
سلیم نے کہا که وه چاروں لڑکے شریف الطبع اور با حیا ہیں- جب چلتے ہیں تو گرد نیچی کر کے چلتے ہیں - ان کو اپنے سے کوئی بڑا مل جائے پہچان ہو یا نه ہو ان کو ضرور سلام کرتے ہیں یه آپس میں لڑتے نہیں اور نه ہی گالی گلوچ کرتے ہیں

iii) شیخ جمن کی بیوی کا خاله کی ملکیت کے ہبه نامے کی رجسٹری کے بعد خاله نے کیسا سلوک کیا تھا ؟

جواب:
جمن کی بیوی کا خاله کی ملکیت کے ہبه نامے کی رجسٹری کے بعد خاله سے سلوک بہت برا تھا ، انہیں کھانے کو بھی ٹھیک سے نه ملتا

iv) ڈرامه "لہو اور قالین "میں مرزا ادیب نے کیا پیغام دیا ہے؟

جواب:
مرزا ادیب نے یه پیغام دیا ہے که ہمارے معاشرے میں بہت زیاده ریاکاری پائی جاتی ہے- "میں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ"

v) .دہشتگردی کو روکنے کے لیے کرایه داروں کے لیے ضروری معیار مختصراً بیان کریں

جواب:
کرایه داروں کو رکھنے سے پہلے ان کے بارے میں معلومات اکٹھی کر لی جائے اور ان کے شناختی کارڈ وغیره کی جانچ پڑتال لازمی کی جائے

vi) اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے ؟

جواب:
ڈالی کے لغوی معنی ٹھنی یا شاخ کے ہیں .شجر کے لغوی معنی درخت کی ہیں اقبال کے مطابق شجر سے مراد قوم یعنی ملت اسلامیه ہے اور ڈالی سے مراد ملت اسلامیه کا فرد ہے

vii) تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتا ہے ؟

جواب:

سبحان تیری قدرت "کہہ کر تیتر اللہ تعالی کی عظمت بیان کرتا ہے"

viii) کون مشتاق ہے اور کون بیزار ؟

جواب:

شاعر خود کو مشتاق اور محبوب کو بیزار کہہ رہا ہے

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں- 5

i) ہجرت نبویؐ:

حضوراکرمؐ اقامت دین کا فریضہ مسلسل سر انجام دے رہے تھے۔کہ نبوت کا تر ھواں سال شروع ہوا ۔کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے۔وحی الٰہی کے مطابق حضراتؐ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ قریش نے دیکھا مسلمان مدینے جا کر طاقت پکڑتے جاتے ہیں ۔اور وہاں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے مختلف رائے پیش کی ابوجہل نے کہا ہر قبیلے سے ایک شخص منتخب ہوا اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر تلواروں سے ان کا خاتمہ کردیں۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا ۔اور اکیلے تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اس رائے پر اتفاق ہوگیا اور جھٹ پٹ سے آکر رسولؐ کے آستانے مبارک کا محاصرہ کر لیا گیا ۔آپ کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس بنا پر جناب علیؓ کو بلا کر فرمایا مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے ۔میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو جانا ۔صبُح سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر حضرتؐ کی بجائے جناب امیر ؓ تھے ظالموں نے آپ کو پکڑا اور تھوڑی دیر کے لئے حرم میں محبوس رکھا اور پھر چھوڑ دیا ۔پھر حضرتؐ کی تلاش میں نکلے تو ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار ثور تک آگئے۔ جہاں آپ اپنے دوست ابوبکرؓ کے ساتھ پو شیدہ تھے۔ آہٹ پاکر حضرت ابوبکر صدیقؓ غمز دہ ہو ئے۔ اور حضرتؐ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑجائے تو ہمیں دیکھ لیں آپؐ نے فرمایا:

"گھبراؤ نہیں بےشک اللہ ہمارے ساتھ ہے"

اُدھر قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمدؐ کو یا ابوبکرؓ کو گرفتار کرکے لائے گا اس کو ایک خون بہا کے برابر یعنی سو اونٹوں کا نام دیا جائے گا سراقہ بن حجشم نے سنا تو انعام کی لالچ میں نکلا عین اُس حالت میں آپ روانہ ہو رہے تھے اس نے آپؐ کو دیکھ لیا اور گھوڑا دوڑا کر قریب آ گیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر پڑامقرر تجربہ نے اس کی ہمت پسِت کر دیں اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور ہی آثار ہے۔ حضرت ؐکے پاس آ کر قریش کے اشتہار کا واقعہ سنایا اور درخواست کی کہ مجھ کو امن کی تحریر لکھ دیجئے حضرت ابوبکر ؓکے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانے امن لکھ دیا حضور کی تشریف آوری کی خبر مدینہ میں پہلے پہنچ چکی تھی لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کرکے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے ایک دن ایک یہودی نے قلع سے دیکھا اور قرائن سے پہچان کر پکارا اہل ہر ب والوں تم جسکا انتظار کرتے تھے وہ آ گیا۔ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

امتحان

مصنف کا کہنا ہے کہ لوگ کی امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے- آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو ہی صورتیں فیل یا پاس- اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی میرے چین میرے سنے کہ دوسال میں لاء کلاس کا کورس پورا کیا مگر کس طرح ؟شام کو یاروں کے ساتھ ٹہلنے نکلتا- واپسی کے وقت لاء کلاس میں بھی جھانک آتا،منشی صاحب دوست تھے- حا ضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی بعض اوقات والد اور والدہ کہتے بھی تھے اتنی محنت نہ کیا کرو لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا- قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی - پھر ایک دن وہ آیا کہ ہم ٹکٹ لیے ہوئے مقامِ امتحان پر پہنچیں ہی گے- دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی اول تو امداد غیبی دوسرے پرچوں کی الٹ پھیر- پرچہ پڑھنے کے بعد جیسا میرے چہرے پر اطمینان تھا- شاید ہی کسی کے چہرے پر ہوگا-

جب معلوم ہوا کہ اصول قانون کا پرچہ ہے دل کھل گیا- میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کردیا کیونکہ اصول قانون کے لئے کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت تو ہے ہی نہیں -

اس مضمون پر ہر شخص کو رائے دینے کا حق حاصل ہے-امتحان ختم ہوا اور امید نمبر ایک دو کا خون ہو گیا- والد

صاحب زبردست سفارش لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے- وہ بہت ہنسے دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے- فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے اِن کا بیٹا امتحان دے اور کوشش میں کروں بندے خدا اپنے لڑکے - سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے -کچھ عرصے بعد نتیجہ بھی شائع ہو گیا
میں کم ترین جملہ مضامین میں بذریعہ اعلٰی فیل ہوا- والد صاحب نے میری اشک شوئی کی اور فرمایا بیٹا گھبرانے "کی بات نہیں- اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی- آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی- "سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ایک سال کی فرصت مل تو گی

سوال نمبر 6: نظم"حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیے۔ 5

:مرکزی خیال

،نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی کی ذات ہر چیز کی پیدا کرنے والی ہے تمام کارخانۂ قدرت بس اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ اُس کی ذات اتنی بڑی ہے کہ انسان نہ اُس کی صحیح طرح سے تعریف کر سکتا ہے اور نہ اس کی بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے ۔بس زیادہ سے زیادہ اس کے اختیار میں یہی ہے کہ اس کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرے اور اس کے احکام کو ماننے کی کوشش کرے کیونکہ اول و آخر وہی ہے۔ جو یہ راز پا جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ:

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ دنیا میں ہمارے کام اُسی کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں پر بھی اُسی کا قبضہ ہے اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ گناہ گار سے گناہگار اور نافرمان لوگ بھی اس کی حمد کرتے ہیں ۔حالات کے ہاتھوں یا اپنی فطری کمزوری کے باعث اگر وہ کسی وقت خدانخواستہ اللہ سے شکوہ کر بھی بیٹھیں تو بالآخر اُسی کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ اللہ کا حق سب پر مقدم ہے ۔لیکن اُس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا اور صحیح کہنا انسان کے بس کی بات نہیں جو اُس کو نہیں جانتے وہ تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے اور جو جان لیتے ہیں وہ بھی اپنے ناقص علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارے۔ جو لوگ یہ راز پا جاتے ہیں، دنیا کی شان و شوکت ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ سادگی اور درویشن کو اپنی کُل کائنات جانتے ہوئے مطمئن اور بہتر زندگی گزار جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کی عظمت اور وحدانیت کا پیغام ہر دل تک پہنچ کررہے گا۔ حالی نے یہ باتیں صرف شاعری کی حد تک نہیں کی ہیں بلکہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے دل کی آواز کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

سوال نمبر 7: اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیے جس میں اسے پڑھائی کی طرف مکمل توجہ دینے کی نصیحت کرے 10

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء۔

عزیز شیراز!

السلام علیکم!

مجھے کل تمہارے استاد محترم کا خط ملا۔ اس خط نے میرے قلب و جگر میں اندیشہ ہائے دور دراز کا ملاطم پیدا کر دیا ہے۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک باعزت اور باوقار خاندان کافرزند ایسا کر سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے خاندان کی عزت خاک میں مل جائیں تھمار ے استاد محترم نے لکھا ہے کہ تم برے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے رہتے ہو دوستوں کے ساتھ سینما بھی باقاعدگی سے جاتے ہیں اور انٹرنیٹ کلب بھی تھمارا مستقل ٹھکانہ ہے۔ اس کے علاوہ تم نے مزید ترقی کی ہے کہ سگریٹ نوشی کی عادت میں مبتلا ہوچکے ہوں۔ تم پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیتے کمرہ جماعت میں بھی ذہنی طور پر غیر حاضر رہتے ہو یہ سب کچھ پڑھ کر اور جان کر مجھے دلی طور پر انتہائی صدمہ پہنچا ہے میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن میں میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں تم ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں جو علاقے بھر میں اپنی عزت و شرافت کی وجہ سے مشہور ہیں تو خود ہی بتاؤ کہ ہم نے تمہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے یا کہ آوارہ گردی کرنے کے لئے تمہیں یہ معلوم ہے کہ والد صاحب انتہائی با اصول اور ایک خاص طرز

زندگی کے مالک ہیں اگر انہیں تمہارے کرتوتوں کا پتہ چل جائے ۔تو تم خود ہی بتاؤ کہ ان کے دل پر کیا گزرے گی ہم تو یہ امید کیے بیٹھے ہیں کہ تم پڑلکھ کر جہاں اپنی زندگی سنوارو گے۔وہاں خاندان کا نام بھی روشن کرو گے یاد رکھو برا ماحول اور غلط سوسائٹی انسان کو تباہ برباد اور ذلیل و خوار کر کے رکھ دیتی ہے انسان ذہنی خلفشار کا شکار ہوجاتا ہے۔ میں تمہارا بڑا بھائی ہو بڑا بھائی باپ کی حیثیت رکھتا ہے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمام باتوں سے باز آ جاؤ

والد صاحب مشکل سے تمہارے تعلیمی اخراجات پورے کر رہے ہیں والدہ صاحبہ نے بھی تمہارے روشن مستقبل کے لئے کی امیدیں وابستہ کر رکھی ہے امید ہے کہ تم میری باتوں پر عمل کرو گے ان تمام کاموں کو چھوڑ دو تمہارا فائدہ اسی میں ہے نیک کام کرنے سے ہی انسان دنیا اورآخرت میں فلاح و کامیابی حاصل کرسکتا ہے مجھے یقین ہے کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو گے سب گھر والوں کی طرف سے سلام وپیار۔

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ

تمہارا بھائی

ی،ے

یا

فوڈ کنٹرولر کے نام راشن ڈپو کے خلاف درخواست لکھیں۔

بخدمت جناب فوڈکنٹرولرصاحب راولپنڈی

جناب عالی !

گزارش ہے کہ محلے کا راشن ڈپو جس کا نمبر ۲۱۵ ہے ہمارے لئے پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہ تو وقت پر کھلتا ہے نہ راشن گروں سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ چینی کی بوریاں آتی ہیں مگر نہ جانے کہاں چلی جاتی ہیں۔ ہم پوچھیں تو یہی جواب ملتا ہے کہ چینی ملتی نہیں تو دیں کہاں سے۔ لہذا ہم خود خرید کر گزارا کرتے ہیں۔ مہربانی ہوگی اگر آپ اس راشن ڈپو کے کار پروازوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ باقاعدہ اور شرافت کا مظاہرہ کریں۔

فقط آداب

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶ء

العارض

ا،ب،

سوال نمبر 8: جملوں کی درستی کیجیے

i) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

ii) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

iii) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

iv) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

v) مرزا غالب کے اخلاق کے مالک تھے ؟

سوال نمبر9- جملوں کی درستی کیجیے- **5**

i) -ہم نے حج کرنا ہے

جواب:

ہمیں حج کرنا ہے

ii) -امجد نے کراچی جانا ہے

جواب:

امجد کو کراچی جانا ہے

iii) الٹے بانس دلی کو؟

جواب:

الٹے بانس بریلی کو

iv) ہمیں ہمت کو نہیں ہارنا چاہیے؟

جواب:

ہمیں ہمت نہیں ہارنا چاہیے

v) بد اچھا ناکام برا؟

جواب:

بد اچھا بد نام برا

یا

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں

i) .... دل کو دل سے

جواب:

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے

ii) .... شیخی اور

جواب:

شیخی اور تین کانے

iii) ......آدمی کا شیطان

جواب:

آدمی کا شیطان آدمی

iv) .... صورت نہ شکل

جواب:

صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل

v) .... مارو گھٹنا

جواب:

مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ

SARGODHA BOARD
GRADE 9
URDU
2019 GROUP 2

MCQ’S

i) بندی کا مذکر ہے - **(1)**

الف- بندے

ب- بندہ

ج- باندھا

د- باندی

درست جواب: ب- بندہ

ii) شجر کی جمع ہے - **(1)**

الف- شجرے

ب- شجرہ

ج- شجروں

د- اشجار

درست جواب: د- اشجار

iii) اموات کی واحد ہے - **(1)**

الف- امواتین

ب- مو تے

ج- موت

د- موتیں

درست جواب: ج- موت

iv) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سفر کا عزم فرمایا اپنی نبوت کے **(1)**

الف- تیرھویں سال

ب- چودھویں سال

ج- پندرہویں سال

د- سولہویں سال

درست جواب: الف- تیرھویں سال

v) سلیم کو کس نے آکر جگایا ؟ **(1)**

الف- نصوح نے

ب- بیدارا نے

ج- ماں نے

د- حضرت بی نے

درست جواب: ب- بیدارا نے

vi) میرزا ادیب کا اصلی نام ہے **(1)**

الف- دلدار علی

ب- دلبرحسین

ج- زاہد دلاور علی

د- محمد ادیب

درست جواب: الف- دلدار علی

vii) کہانی امتحان کے مطابق امتحان کی صورتیں ہوتی ہیں **(1)**

الف- دو

ب- تین

ج- چار

د- پانچ

درست جواب: الف- دو

viii) مصنف شفیق الرحمان کے مطابق بلیاں میک اپ کرتی رہتی ہیں - (1)

الف- دوپہر بھر

ب- رات بھر

ج- دن بھر

د- رات اور دن بھر

درست جواب: ج- دن بھر

ix) کرنیلوں کو رہائش کے لیے کونسے بنگلے ملتے ہیں ؟ **(1)**

الف- اے کلاس

ب- بی کلاس

ج- سی کلاس

د- ڈی کلاس

درست جواب: ج- سی کلاس

x) نظم حمد کے شاعر کا نام ہے - **(1)**

الف- الطاف حسین حالی

ب- علامہ اقبال

ج- نظیراکبرآبادی

د- امیر بینائی

درست جواب: الف- الطاف حسین حالی

xi) امیر مینائی کے والد کا نام ہے - **(1)**

الف- اکرم محمد

ب- کرم الہی

ج- کرم محمد

د- محمد کرم

درست جواب: ج- کرم محمد

xii) خواجہ حیدر علی آتش کا اصل نام ہے - **(1)**

الف- حیدر علی

ب- محمد حیدر

ج- محمد حیدر علی

د- خواجہ حیدر

درست جواب: الف- حیدر علی

xiii) سانحہ پشاور میں کتنے معصوم لوگوں کو شہید کیا گیا ؟ **(1)**

الف- 110

ب- 120

ج- 130

د- 150

درست جواب: د- 150

xiv) عسرت کا مترادف ہے - **(1)**

الف- غربت

ب- آرام

ج- رغبت

د- تعریف

درست جواب: الف- غربت

xv) بادشاہ کی مونث ہے **(1)**

الف- رانی

ب- شہزادی

ج- ملکہ

د- بادشاہی

درست جواب: ج- ملکہ

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے10

حصہ نظم

i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

نظم کا نام: حمد

شاعر کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی

تشریح:-

شاعر خواجہ الطاف حسین حالی اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ تیری ذات کے بارے میں جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر میں کیونکہ تیری ذات کے راز آج تک کوئی نہ بتا سکا.اے اللہ !محرم و نامحرم اور واقف و نا واقف میں کوئی فرق نہیں رہا کیونکہ جس پر تیری حقیقت کا راز کھولا ہے وہ بھی تیری حکمتوں سے ناآشنا ہے۔ اس کا اتنا علم نہیں جتنا جو تو جانتا ہے اللہ .اس لیے محرم و نامحرم دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالی کی ذات کے بارے میں ہمارا علم بہت محدود اور ناقص ہے۔

ii) جیوں تیرے در پر،مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت ، یہی آرزو ہے

حوالہ متن

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-

مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضوؐر پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا. حضوؐر کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ ایک حقیر و بے نوا شخص ہوں میں اپنی زندگی کے باقی دن آپؐ کے در پر ہی پورے کرنا چاہتا ہوں۔ میرا جینا اور مرنا صرف نبی پاکؐ کے لئے ہی ہے۔ جب تک زندہ ہوں آپؐ کے در پر رہو ں اور جب مروں تو بھی وہیں موجود ہوں یہی میری آرزو اور خواہش ہے۔

iii) سبزوں کی لہلہاہٹ ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اورسفید کاہی

نظم کا نام: برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی

تشریح:-

یہ اشعار نظیر اکبرآبادی کی نظم "برسات کی بہاریں "سے لیے گئے ہیں .ان میں شاعر نظیر اکبرآبادی موسم برسات کا بہت عمدہ بُنا ہے .ور کہتے ہیں جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف پانی کی جل تھل ہوجاتی ہے۔ ویران جگہیں سرسبز وشاداب ہوجاتی ہیں .ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ تو شاعر کہتے ہیں کہ یہ جو سبزہ کی لہلہاہٹ ہے اور کالے کالے بادل برسنے کو تیار ہیں اور کالی کالی گھٹائیں چاروں طرف رقصاں ہیں یہ سب میرے مولا کے ہی عمدہ کام ہے.

iv) شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

حوالِہ متن-:

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ اقبال

تشریح:-

کشور تو کٹی ہوئی شاخ سے سبق سیکھ کے تو ابھی تک زمانے کے دستور سے ناواقف ہے۔
ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ اے مسلمان فصل خزاں میں ٹوٹنے والی اس سے سبق حاصل کر لےکہ تے تو آج بھی زمانے کے دستور سے آگاہ نہیں ہیں۔ یعنی مسلمان اس دورِ غلامی میں بھی غلام کا غلام ہی ہے اپنی خودی کو پہچان لو اور اپنا تعلق اللہ کی رسی سے مضبوطی سے جوڑ لو ورنہ بکھر کے رہ جاؤ گے ۔ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ پھر بہت دیر ہو جائے گی۔

حصہ غزل

i) میر ان نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

شاعر کا نام: میرتقی میؔر

تشریح:-

عشق و محبت ایک انوکھا جذبہ ہے- اِسی جذبے سے سرشار شاعر محبوب کو کبھی وفا کا پوجاری تو کبھی بے وفائی کا الزام لگا دیتا ہے- اردو شاعری کا اک باب سراپہ نگاری بھی ہے جس میں محبوب کی کبھی زلفِ یار کی تعریف ہوتی ہے تو کبھی لب کی شاعر اپنے محبوب کو شراب کی مستی سے تشبیہ دیتا ہے- اپنے محبوب کی آنکھوں میں -شراب جیسی مستی ہے یعنی وہ جب اپنے محبوب کو دیکھتا ہے تو اسے ان کی آنکھیں نشیلی لگتی ہیں

ii) رہی سبز بے فکرِ کِشتِ سخن
نہ جوتا کیا میں، نہ بویا کیا

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح :-

انسانی زندگی احساسات کا نام ہے .اور شاعر بہت حساس ترین شخص ہے۔وہ اپنے خیالات کو الفاظ کا رنگ دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کمال ہے دل کی بات لبوں پر اور قلم کی نوک پر لا کر آتش کہتے ہیں کہ میری شاعری کی کھیتی ہر وقت سر سبز و شاداب رہی۔ میری شاعری ہمیشہ اچھی رہی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا پھر بھی یہ سرسبز و شاداب ہے۔ یہ میرے لئے عطیہ خداوندی ہے۔

iii) جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

تشریح:-

شاعر کہتا ہے کہ محبت کا پودا قربانی کی کرنوں سے پروان چڑھتا ہے۔ شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ میں زبانی باتوں سے کام چلانے والا نہیں، بلکہ میرے دل میں اپنے محبوب کے لیے بڑی چاہت اور الفت ہے۔ اور میں اس چاہت کی خاطر اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا۔ میں ایک سچا عاشق ہوں لیکن یہ دعا نہیں کروں گا کہ خدا میرے محبوب کو میری طرف مائل کردے بلکہ اس کی ہر خوشی پر سرتسلیم خم کرونگا۔ میں اس کی مرضی کے خلاف نہیں جانا چاہتا اسلیئے ایسی کوئی دعا نہیں کروں گا بلکہ اپنے محبوب کو چاہتا رہا ہو گا۔

سوال نمبر3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف :مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی .اہل شہر تفتاً بھیجتے تھے ، خود بازار سے منگواتے تھے ، باہر سے دور دور کا آم بطور سوغات کے آتا تھا .مگر حضرت کاجی نہیں بھرتا تھا .نواب مصطفی خان مرحوم ناقل تھے کہ ایک صحبت میں مولانا فضل حق اور دیگر احباب موجود تھے اور عام کی نسبت ہر ایک شخص اپنی اپنی رائے بیان کر رہا تھا کہ اس میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہیے.

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا نام:مرزا غالب کے عادات و خصائل

تشریح :-

مرزا غالب کاجی بھی آموں سے نہیں بھرتا تھا .شہر کے لوگ تحفے کے طور پر عام بھیجتے اور خود مرزا غالب بازار سے بھی منگوا لیتے تھے .دور دراز کے علاقوں سے بھی آموں کے تحفے آیا کرتے تھے .نواب مصطفی خان شیفتہ مرحوم نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مجلس میں مولانا فضل حق اور باقی دوست بھی تھے .ہر کوئی آموں کی صفت بیان کر رہا تھا کہ اس میں ایسی خوبیاں ہونی چاہیے .سب لوگوں نے اپنی رائے دے چکے تو مولانا فضل حق میں مرزا غالب سے بھی ان کی رائے معلوم کرنا چاہیے مرزا نے کہا بھائی میرے خیال میں تو آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہیے .میٹھا ہونا چاہئے بہت ہونا چاہیے سب لوگ اس بات پر ہنسنے لگے.

ب- اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلادیں تناور درخت ایک جھونکا بھی نہ سہہ سکا وہ اب بھی ملتے تھے مگر تی وسپر کی طرح جمن کے دل سے دوست کی غداری کا خیال دور نہ ہوتا تھا اور انتقام کی خواہش چین نہ لینے دیتی تھی خوش قسمتی سے موقع بھی جلد مل گیا الگو چودھری پچھلے سال میلے سے بیلوں کی اچھی گوئیاں مال لائے تھے پچھائیں نسل کے خوبصورت بیل تھے مہینوں تک قرب و جوار کے لوگ انہیں دیکھنےآتے رہے

حوالہ متن

مصنف کا نام: منشی پریم چند

سبق کا نام: پنچایت

تشریح:-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق "پنچایت "الگو اور شیخ جمن آپس میں گہرے دوست تھے دونوں ہی ایک دوسرے پر اندھا اعتماد کرتے تھے ان کی دوستی بہت پکی اور سچی تھی

دونوں کی دوستی بے مثال تھی اور بچپن سے تھی اور تب سے تھی جب جمن کے والد کے شاگرد تھےبچپن سے لے کر جوانی تک ان دونوں کی دوستی میں جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی ویسے ویسے دوستی میں پختگی آتی گئی اور ان دونوں کا اعتماد بھی اتنا ہی پکا تھا جتنی دوستی پرانی تھی اگر دونوں میں سے کوئی بھی باہر جاتا تو اپنا گھر بار ایک دوسرے کو سونپ جاتےاس طرح سے ان دونوں کی دوستی مثالیں تھی اور ایک دوسرے پر اعتماد بھی اندھا تھامگر پنچایت کے فیصلے میں الکو اور جمن کی دوستی میں دراڑیں آگئی دونوں جہاں گہرے دوست تھے وہی ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گے اور وہ ایک دوسرے سے بھی ملتے تھے مگر بالکل جیسے دو دشمن ملتے ہیں اور ایک دوسرے پر طنز کرنے سے باز نہیں آتے تھے اور دوستی میں غداری کا سوچ کر انھیں انتقام کی خواہش چین نہ لینے دیتی البتہ پچھلے سال الگومیلے سے دو بیلوں کی جوڑی لاںا جیسے دیکھنے کے لیے لوگ اردگرد سے آآ کر دیکھتے

سوال نمبر 4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- 10

i) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا ؟

جواب: دوستوں کو دیکھ کر مرزا غالب باغ باغ ہو جاتے تھے .انکی خوشی میں خوش اور غم ہے غمگین رہتے تھے.

ii) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا ؟

جواب: بیدار ا نے سلیم کو جگا کر کہا کہ صاحبزادے اٹھیے، بالاخانے پر میاں بلاتے ہیں-

iii) ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا-

جواب: ہمسائے کے صاحبزادے کے ہارمونیم اور گانے کی وجہ سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا.

iv) مضمون نگا نےکونساامتحان دیا تھا ؟

جواب: مضمون نگارمرزا فرحت اللہ بیگ نے لا کلاس کاامتحان دیا تھا.

v) سلیم میاں ،علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟

جواب: کیونکہ اس نے سلیم صاحب کے دوست امجد کو گول کمرے میں صوفے پر نہیں بٹھایا تھا اور کوکاکولا پیش نہیں کیا تھا۔

vi) کس کا حق سب سے مقدم ہے ؟

جواب: اللہ تعالی نے ہمیں اس دنیا کی تمام نعمتیں عطا کی ہیں اس لئے اللہ کا حق سب سے مقدم ہے.

vii) گلزار کی بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: گلزار کی بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے مراد ہے کہ بارش کی وجہ سے باغ میں ہر چیز گیلی ہو گئی ہے

viii) آتشؔ نے اپنی کِشتِ سخن کے بارے میں کیا کہا ہے ؟

جواب: شاعر نے کہا ہے کہ میری کہ کِشتِ سخن شاعری کی کھیتی بغیر پریشانی کے سرسبزوشاداب رہی ہے-

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں- 5

مرزا غالب کے عادات و خصائل

مرزا غالب کے عادات و خصائل میں مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے اخلاق و عادات بیان کئے ہیں- مرزا غالب جتنے اچھے شاعر تھے اتنا ہی نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے اور سب کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے اور کھلے دل کے ساتھ پیش آتے تھے- وہ اعلی اخلاق کے مالک تھے جو بھی ان سے ملتا وہ ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بنا نہ رہتا تھا ایک دفعہ ملنے کے بعد دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی تھی- غالب جب دوستوں کو ملتے تھے تو بے انتہا خوش ہوتے تھے ان کی خوشی دیدنی ہوتی تھی- غالب کے حلقہ احباب میں بلاتفریق مذہب وملت تمام ہندوستان کے دو شامل تھے- اور غالب خطوط میں جو محبت ٹپکتی تھی اس کی کہیں مثال ہی نہیں ملتی اور وہ ہر ایک کو خط کا جواب دینا بے حد ضروری سمجھتے تھے- یہاں تک کہ اگر غالب بیمار بھی ہوتے تب بھی وہ ان کی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے- غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائش و سے کبھی تنگ نہ پڑتے غزلوں کی اصلاح فرماتے اور فرمائشوں کو پورا کردیتے تھے- بیرنگ خط کا کبھی برا نہیں مناتے لیکن اگر کوئی دوست خط میں ڈاک کے ٹکٹ رکھ کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے- حالی ,غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب کا درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے- جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضمل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی سب کے ساتھ مروت اور رعایت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور شعر کی اصلاح بھی لازمی فرماتے چاہے طبیعت جتنی خراب ہو- مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہر شخص آم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا جب غالب کی باری آئی تو کہنے لگے کہ آم میٹھا ہو اور بہت زیادہ ہو- اس بات پر سب حاضرین ہنس پڑے-

ملکی پرندے اور دوسرے جانور

اس سبق میں مصنف شفیق الرحمان نے پرندوں اور جانوروں کے بارے میں مزاحیہ انداز میں بتایا ہے .درحقیقت وہ انسان پر طنز کر رہے ہیں .وہ اس سبق کے ذریعےر یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ بہت سے انسان اپنی حرکتوں سے پرندوں اور جانوروں جیسے ہوتے ہیں.

مصنف کوے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ کوے کو ہمیشہ مذکر ہی بولا جاتا ہے .اور یہ ایسا پرندہ ہے جو اپنی کائیں کائیں کی آواز سے لوگوں کے موڈ خراب کرتا ہے .جسامت کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتے ہیں ان کی نظر بہت تیز ہوتی ہے .دور سے ہی چیزوں کو بھانپ لیتے ہیں .کھانے اور نہانے کے سلسلے میں صحت کے اصولوں کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتے .کھانے کی تلاش میں کافی دور تک چلے جاتے ہیں لیکن شام کو واپس آجاتے ہیں.کو ے باورچی خانے کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں .بندوق چلنے کو وہ بہت برا سمجھتے ہیں .کہیں بندوق چلے تو سب ادھرادھر سے اکھٹے ہوجاتے ہیں اور اتنا شور کرتے ہیں کہ بندوق چلانے والا دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے گا.

اس کے بعد مصنف بلبل کے بارے میں بتاتے ہیں کہ بلبل ایک روایتی پرندہ ہے .ہمارے شعرا نے بلبل کو دیکھا نہ سنا اور بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا .بلبل کو عام طور پر آہ وزاری کی دعوت دی جاتی ہے .بغیر پر کے بلبل برائے نام ہوتی ہے.بلبل بہت سے بے سرے موسیقاروں سے بہتر ہے چونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اسی لئے نقل مکانی نہیں کرتی
بھینس کے بارے میں مصنف رائے دیتے ہیں کہ یہ صحت میں موٹی اور مزاج میں خوش طبع ہوتی ہیں .بھینسوں کی اقسام نہیں ہوتی یہ ایک جیسی ہی ہوتی ہیں .بھینس جب چلتی ہے تو نہیں پتہ چلتا کہ آرہی ہے یہ جارہی ہے .بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا اور پانی میں لیٹے رہنا ہے .بھینس ہر طرف بڑی حسرت سے دیکھتی ہے جیسے کچھ سوچ رہی ہے .اس کو بولنے کی ہوتی ہے اس لیے وہ ان سے زیادہ خوش نصیب ہے .بھینس موسیقی کا شوق نہیں رکھتی اس لئے بین بجانے کا بھی فائدہ نہیں.
الو کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں کہ یہ ایک عقلمند پرندہ ہےلیکن ہے تو الو .یہ کھنڈروں میں رہتا ہے۔اس کی بیس اقسام ہیں۔ لیکن سب ایک جیسے ہی لگتے ہیں۔
روزمرہ کے الو کو "بوم "اور اس سے بڑے کو "چغد "کہا جاتا ہے۔ الوان لوگوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو بے وقوف ہوں حالانکہ یہ ایک عقلمند جانور ہے یہ دن بھر آرام کرتے ہیں اور رات کو سوتے ہیں۔ الو کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ تو ہی تو کا وظیفہ پڑھتا ہے۔ الومعاشرے کے خود پسندوں سے بہت بہتر ہے۔
ما دہ الو اپنے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن جیسے ہی بڑے ہوتے ہیں تو گھر سے نکال دیتی ہے۔بلیوں کے بارے میں مصنف کہتے ہیں کہ بلیوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ ہر گھر میں پائی جاتی ہیں۔ بلیوں کی لڑائی بھی بہت ہوتی ہے۔بلی کتوں میں پرانی دشمنی پائی جاتی ہے۔
کیونکہ بلی سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ کوئی انسان کا وفادار ہو۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ گھر سے چوہے غائب کر دیتی ہے لیکن خود نہیں نکلتی۔ بلی رات کو ا انتظار نہیں کرتی اور دن بھر سوتی رہتی ہے۔

سوال نمبر 6: نظم"حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیے۔ 5

:مرکزی خیال

،نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی کی ذات ہر چیز کی پیدا کرنے والی ہے تمام کارخانۂ قدرت بس اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ اُس کی ذات اتنی بڑی ہے کہ انسان نہ اُس کی صحیح طرح سے تعریف کر سکتا ہے اور نہ اس کی بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے .بس زیادہ سے زیادہ اس کے اختیار میں یہی ہے کہ اس کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرے اور اس کے احکام کو ماننے کی کوشش کرے کیونکہ اول و آخر وہی ہے۔ جو یہ راز پا جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

:خلاصہ

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ دنیا میں ہمارے کام اُسی کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں پر بھی اُسی کا قبضہ ہے اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ گناہ گار سے گناہگار اور نافرمان لوگ بھی اس کی حمد کرتے ہیں .حالات کے ہاتھوں یا اپنی فطری کمزوری کے باعث اگر وہ کسی وقت خدانخواستہ اللہ سے شکوہ کر بھی بیٹھیں تو بالآخر اُسی کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ اللہ کا حق سب پر مقدم ہے .لیکن اُس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا اور صحیح کہنا انسان کے بس کی بات نہیں جو اُس کو نہیں جانتے وہ تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے اور جو جان لیتے ہیں وہ بھی اپنے ناقص علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارے۔ جو لوگ یہ راز پا جاتے ہیں، دنیا کی شان و شوکت ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ سادگی اور درویشن کو اپنی کُل کائنات جانتے ہوئے مطمئن اور بہتر زندگی گزار جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کی عظمت اور وحدانیت کا پیغام ہر دل تک پہنچ کررہے گا۔ حالی نے یہ باتیں صرف شاعری کی حد تک نہیں کی ہیں بلکہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے دل کی آواز کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

سوال نمبر 7: **اپنی آپا کے نام خط لکھیے جو دسمبر کی چھٹیوں میں آپ کے ہاں آئیں اور تعطیلات اکٹھے گزاریں** **10**

کمرہ امتحان
۸ جنوری ۲۰۱۸

پیاری آپا!

السلام علیکم !
میں بالکل ٹھیک ہوں مکمل خیریت ہے امید ہے کہ آپ بھی بفضل اللہ خیریت سے ہوں گے اور آپ کے گھر والے بھی ٹھیک ہیں بچے کیسے ہیں اور بھائی جان کی طبیعت کیسی ہے خط لکھنے کا مقصد صرف یہ تھا خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ آنے والی چھٹیوں میں آپ اور بچے ہمارے پاس آکے چھٹیاں گزاریں ہیں ہم باہر گھومنے بھی جائیں گے اور چھٹیوں کو بہت اچھے طریقے سے گزاریں گے آپ کا

اللہ حافظ
چھوٹا بھائی
اب ج

یا

-پوسٹ ماسٹرکو درخواست میں ڈاکیے کی شکایت کیجیے

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالی !

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں ڈاک کی تقسیم کا نظام نہایت ناقص ہے- ڈاکیا کئ کئی دن تک آتا ہی نہیں اور ہمارے ضروری خطوط وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے نقصان کا موجب بنتے ہیں- لہذا یا تو ڈاکیے کی سرزنش کی جائے یا کوئی نیا ڈاکیا متعین کیا جائے جو روز کے روز ڈاک تقسیم کردیا کرے- آپ سے درخواست ہے کہ اس کو زیر توجہ لائیں-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶
العارض
ی،ے

سوال نمبر 8: ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان "جس کا کام اسی کو ساجھے" - 5

جس کا کام اسی کو ساجھے

گرمی کا موسم تھا ،دھوپ شدت کی تھی۔ ہر طرف آسمان سے آگ برسا رہی تھی ۔ایک بڑے جنگل کے کنارے ایک بڑ کا درخت شاخوں اور پتوں کی چھتری تانے کھڑا تھا .اس کی گھنی چھاؤں میں ایک بڑھئ لکڑی کے بڑے بڑے لٹھ چیرنے میں مصروف تھا .وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ اس نے کبھی بڑکی چھاؤں کے سوا کسی طرف خیال نہیں کیا تھا ۔ بڑ کے درخت کے اوپر ایک بندر بھی رہا کرتا تھا ۔ بندر بڑی توجہ سے بڑھئ کو لکڑی چیرتے دیکھا کرتا تھا۔ اسے بڑھئی کا کام اتنا پسند آیا اور دل ہی دل میں اس سے بھی لکڑی چیرنے کی سوجھی۔ اتفاق سے بڑھئ کو دوپہر کے وقت کھانا کھانے کے لیے گاؤں جانا پڑا تو بندر درخت سے اترا اور بڑھئی کے اوزار اٹھا کر لٹھ سے کھیلنے میں مصروف ہو گیا ۔ بڑھی لکڑی کی لٹھ کو آدھا چی چکا تھا اور اس کی درز میں پچر لگا ہوا تھا۔ بندر نے لٹھ کو مزید چیرنے کے لئے اس سے درز سے پچر کو زور لگا کر نکال باہر پھینکا ۔ لیکن جوں ہی پچر درزسے باہر نکلی بندر کا ہاتھ اس درز میں پھنس گیا۔ اب کیا ہوا ۔ بندر نے زور زور سے چیخنا چلانا شروع کر دیا اور مارے درد کے تڑپنے لگا مگر وہ ایسا پھنسا کے نکل ہی نہ سکا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا ۔ بڑھئ جب کھانا کھا کر گاؤں سے واپس آیا تو بندر کو بے حس و حرکت پڑے دیکھا۔ اس نے جلدی پچر اٹھائی اور درز میں ٹھونک دی بڑھئ نے بڑی مشکل سے بندر کا ہاتھ کھینچ کر نکالا، لیکن وہ تو ہل ہی نہ سکا۔ بڑھئ نے دیکھا کہ بندر تو مر چکا ہے ۔ بڑھئ نے اسے اٹھایا اور دور جنگل میں جا پھینکا ۔ اور مرے ہوئے بندر کو دیکھ کر کہنے لگا ۔

"بے وقوف تو بندر تھا، بڑھئ بننے کی آرزو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ۔"

سچ ہے

جس کا کام اسی کو ساجھے

:نتیجہ

ہر کام میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔

سوال نمبر 9: جملوں کی درستی کیجیے۔ 5

i) اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجئے

اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجئے

ii) ہارون شام کے پانچ بجے علی کو ملا

ہارون شام پانچ بجے علی کو ملا

iii) صاحب کا حکم سر آنکھوں پر

صاحب کا حکم سر آنکھوں پر

iv) براہ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا

مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا

v) یہ عورت تو آفت کی پرکالہ ھے

یہ عورت تو آفت کا پرکالا ہے

یا

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں

i) .... بلی کے بھاگوں

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا

ii) ....ڈوبتے کو تنکے

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

iii) ......زبان خلق کو

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

iv) ....فقیر کی صورت

فقیر کی صورت سوال ہے

v) _ _ _ _ _ _ _ _ آدمی کا شیطان

آدمی کا شیطان آدمی ہے